خطبہ جمعہ

بتاریخ: 25 محرم الحرام 1448ھ بمطابق 10 جولائی 2026ء

وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا

اللہ کے ہاں بلند مقام کیسے پائیں؟

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اور ہم اپنے نفس کی برائیوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ [آل عمران: 102] "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو"۔ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا [النساء: 1] "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو، اور رشتوں (کا لحاظ رکھو)، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے"۔

امّا بعد! یقیناً سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور بدترین کام (دین میں) نئی پیدا شدہ باتیں ہیں، اور ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو! انسان کی فطرت اوراس کی گھٹی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ عزت، نام اوراونچے مقام کو پسند کرتا ہے۔ ہر شخص یہ چاہتاہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی جگہ ہواور مرنے کے بعد بھی دنیااسے اچھے نام سے یادرکھے۔ لیکن سچی عزت اوراصل مقام جسے ایک مسلمان کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے وہ توصرف اللہ کے ہاں عزت اور بلند مرتبہ حاصل کرناہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا[الأحزاب:69]"اوروہ اللہ کے نزدیک بڑے باوقار تھے"۔ یعنی اللہ کے ہاں ان کی بڑی عزت، اونچا مقام اور مقبولیت تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "وہ اللہ کے اتنے لاڈلے اورپیارے تھے کہ اللہ سے جوکچھ بھی مانگتے، اللہ انہیں عطافرمادیتا تھا"۔

اور اسی طرح اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حال تھا؛ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَامَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ[آل عمران:45]"جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بے شک اللہ تمھیں اپنی طرف سے ایک کلمے کی خوشخبری دیتاہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا، وہ دنیااور آخرت میں معزز ہوگا اور مقرب بندوں میں سے ہوگا"۔

اوریہی حال نبی کریم ﷺ کا تھا، اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ ﷺ کا مرتبہ، شرف اور جاہ وجلال نہایت بلند تھا، چنانچہ جہاں بھی اللہ کا ذکر کیا جاتاہے وہاں نبی ﷺ کا ذکر بھی ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ[الشرح:4]"اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کردیا"۔

اے مسلمانو! اللہ کے ہاں عزت اوربلند مقام حاصل کرنے کی حرص ایک ایسا معاملہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان نمایاں فرمایا، انہیں اس کی طرف متوجہ کیااوراسے حاصل کرنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "دیہات کے رہنے والے ایک شخص تھے جن کا نام زاہر تھا، وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (دیہات کے) تحائف لایا کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ ان سے محبت

فرماتے تھے، وہ بدصورت آدمی تھے۔ ایک دن نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جب وہ اپنا سامان بیچ رہے تھے، آپ ﷺ نے انہیں پیچھے سے گلے لگا لیا اور وہ آپ کو دیکھ نہیں پا رہے تھے۔ نبی ﷺ نے (مذاقاً) فرمانا شروع کیا: «مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْعَبْدَ؟» 'اس غلام کو کون خریدے گا؟' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! تب تو اللہ کی قسم آپ مجھے بہت کم قیمت (یا نامقبول) پائیں گے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: «بَلْ أَنْتَ عِنْدَ اللَّهِ غَالٍ» 'بلکہ تم اللہ کے نزدیک بہت قیمتی ہو'۔" [اس حدیث کو امام ترمذی نے الشمائل میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں ایک صحابی تھے جنہیں 'جلیبیب' کہا جاتا تھا، وہ بھی بدشکل تھے۔ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے ان سے شادی کا تذکرہ فرمایا، تو انہوں نے عرض کیا: تب تو آپ مجھے غیر مقبول پائیں گے (یعنی کوئی مجھ سے شادی نہیں کرے گا)۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: غَيْرَ أَنَّكَ عِنْدَ اللَّهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ 'لیکن تم اللہ کے ہاں بے قیمت اور نامقبول نہیں ہو'۔ چنانچہ آپ ﷺ نے خود ایک انصاری خاتون سے ان کا نکاح پڑھا دیا۔ [اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے]۔

یہ ہے وہ عزت اور حقیقی منزلت جس کے حصول کی ایک مسلمان کو کوشش کرنی چاہیے، اور یہی وہ میدانِ مسابقت ہے جہاں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے والوں کی تعریف کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ [المطففین: 26] "اور چاہیے کہ آگے بڑھنے والے اس (نعمت) کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا مقابلہ کریں"۔

وہیب بن الورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَسْبِقَكَ إِلَى اللَّهِ أَحَدٌ فَافْعَلْ "اگر تم یہ استطاعت رکھتے ہو کہ اللہ کی طرف (نیکیوں کی دوڑ میں) تم سے آگے کوئی نہ نکلے، تو ایسا ضرور کرو"۔

اے مسلمانو! بارگاہِ الٰہی میں باعزت اور بلند مرتبہ ہونے کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اللہ رب العزت خود اس بندے کا تذکرہِ خیر عام فرما دیتا ہے، کائنات میں اس کا نام بلند کرتا ہے، اور اسے اپنے قربِ خاص سے

نواز کر خود اس کے نہایت قریب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اُس گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے، اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو ان سے بہتر (یعنی فرشتوں کی جماعت) ہے۔ اور اگر وہ میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں"۔ [صحیح بخاری صحیح مسلم]۔

اللہ کے ہاں معزز اور بلند مرتبہ شخص سے اللہ محبت فرماتا ہے، اور آسمان و زمین والوں میں اس کی محبت پھیلا دیتا ہے، اور وہ اللہ کی معیت، اس کی حفاظت اور نصرت میں رہتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ] "بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو پکار کر کہتا ہے: اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، تو جبرائیل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر جبرائیل آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ: اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے لہذا تم سب بھی اس سے محبت کرو، تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے" [صحیح بخاری صحیح مسلم]۔

اللہ کے ہاں بلند مقام کا معاملہ یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ اگر وہ کسی چیز پر اللہ کی قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے؛ یہ اس کی عزت افزائی، اس کی شان کی تعظیم اور اس کے مرتبے کی بلندی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رُبَّ أَشْعَثَ، مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ [رَوَاهُ مُسْلِمٌ] "بہت سے پراگندہ حال (بکھرے بالوں والے) اور دروازوں سے دھتکارے جانے والے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو ضرور پورا فرما دے"۔ [اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے]۔

اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کے لیے قرآنِ عظیم میں برکت عطا فرمائے، اور مجھے اور آپ کو ان آیات اور حکمت بھری نصیحتوں سے فائدہ پہنچائے۔ میں اپنی یہ بات کہتا ہوں اور اپنے لیے اور آپ سب کے لیے ہر گناہ سے اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، لہذا آپ بھی اسی سے مغفرت مانگیں، بے شک وہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اور درود و سلام ہو اس ہستی پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا [الأحزاب:70، 71]

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی (سچی) بات کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی"۔

امّا بعد! اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مقام اور عزت و منزلت پانے کا سب سے بہترین راستہ یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ یادِ الٰہی میں مگن رہے، اسی کے ذکر سے دل کا سکون تلاش کرے، اپنے دل اور زبان کو اللہ کی بڑائی اور عظمت کے ترانوں سے تر و تازہ رکھے اور اس کے پاکیزہ ناموں اور صفات کا مسلسل ورد کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ[البقرة:152]"پس تم مجھے یاد کرو، میں تمھیں یاد کروں گا"۔اور حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي "اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے"۔

اللہ کے ہاں بلند مقام اور عزت و منزلت پانے کا ایک راستہ یہ بھی ہے کہ انسان اللہ کو راضی کرنے کی بھرپور کوشش کرے؛ واجبات کو وقت پر ادا کرے، نفلی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے، گناہوں اور حرام کاموں سے بالکل دور رہے اور ناپسندیدہ باتوں سے بھی اپنا دامن بچا کر رکھے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں"۔ [اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے]۔

اللہ کے ہاں بلند مقام اور عزت و منزلت پانے کے راستوں میں سے ایک راستہ: نافع علم سیکھنا، اس پر عمل کرنا، اسے پھیلانا اور اس کی حرص رکھنا ہے؛ تاکہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کا ایک بڑا حصہ حاصل ہو جائے، جو کہ اس کے اسمائے حسنیٰ اور صفاتِ عالیہ کا علم حاصل کرنے، اور یہ جاننے سے ہوتا ہے کہ اللہ کس چیز کو پسند کرتا

ہے اور کس کو ناپسند، اور کون سی چیز اس کے قریب کرتی ہے اور کون سی اس سے دور کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ[المجادلة: 11]" اللہ تم میں سے ان لوگوں کے درجات بلند کردیتا ہے جو ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا"۔

اللہ کے بندو! یہاں یہ بات خاص طور پر ذہن نشین ہونی چاہیے کہ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ دعا مانگتے ہوئے انبیائے کرام یا صالحین کے جاہ و مرتبہ کا وسیلہ اختیار کرے۔ چنانچہ یہ کہنا درست نہیں کہ: 'اے اللہ! میں تجھ سے محمد ﷺ یا فلاں بزرگ کے جاہ و منزلت کے واسطے سے مانگتا ہوں'۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ نہیں تھا؛ انہوں نے نہ تو نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ایسا کیا اور نہ ہی آپ کی رحلت کے بعد، اور نہ ہی ان سے مروجہ دعاؤں میں اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ اس کے برعکس، ایک مسلمان کو اپنی دعا میں صرف انہی ذرائع سے وسیلہ تلاش کرنا چاہیے جو کتاب و سنت سے ثابت ہیں؛ مثلاً اللہ تعالیٰ کو اس کے اسمائے حسنیٰ سے پکارنا، اپنے نیک اعمال کا واسطہ دینا، یا اس جیسے دیگر جائز وسیلے اختیار کرنا۔

اے اللہ! تو اپنے بندے اور اپنے نبی محمد ﷺ پر درود و سلام نازل فرما، اور آپ کے خلفائے راشدین، آپ کی ازواجِ مطہرات جو مومنوں کی مائیں ہیں، آپ کے تمام دیگر صحابہ، اور قیامت تک احسان کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں سے راضی ہو جا۔ اے اللہ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی بہترین عبادت پر ہماری مدد فرما۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے وطنوں میں امن و امان عطا فرما، اور ہمارے ملکوں میں امن و استحکام کی نعمت کو ہمیشہ برقرار رکھ۔ اے اللہ! ہمارے امیر اور ان کے ولی عہد کو اپنی ہدایت کے کاموں کی توفیق دے، اور ان دونوں کے اعمال کو اپنی رضا کے مطابق بنا دے، اور ان دونوں کو صحت، عافیت اور ایمان کا لباس پہنا۔ اور اس ملک کو اور مسلمانوں کے دیگر تمام ممالک کو امن و اطمینان کا گہوارہ بنا دے۔ اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

خطبات جمعہ تیار کرنے والی کمیٹی